

احرار اور تحریک تحفظ ختم نبوت

احرار کی پاکستان میں مرزائیت سے پہلی ٹکر (قسط ۱۰)

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا فاضل احسان احمد شجاع آبادی، مولانا مظہر علی

اظہر، مولانا عنایت اللہ چشتی اور دیگر اکابر احرار اور علمائے حق کو ساتھ لے کر انگریز اور اسکے خود کاشتہ پودے کا دیانیت، دونوں کا ناظمہ بند کر دیا تھا اور اس طرح امت مسلمہ کو ارتداد سے بچا کر لنگے ایمان کا تحفظ کیا اور کادیان کے رہائشی لوگوں کو مرزائیوں کی دوسری غلامی سے نکال کر آزادی سے زندگی بسر کرنے کا چیلن سکھایا۔ حضرات! بات ذرہ لمبی ہو گئی لیکن عصمت اللہ کے لئے یہ معارف ضروری تھا کہ یہ کھوٹے پرنا چتا ہے میں اسکو بھی جانتا ہوں۔ امید ہے آپ بھی اب واقف ہو گئے ہوں گے!

عصمت اللہ! تم اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہو؟ تم ہو کیا چیز؟ چند غنڈوں کے بل بوتے پر اترار ہے ہو؟ تم نے پاسپان ختم نبوت اور اسلام کے علم بردار احرار کے جرنیل اور میرے محترم رفیق مولانا محمد علی جالندھری کو تقریر کرنے سے روکنے کی جسارت کی ہے؟

یاد رکھو ہم نے تمہارے گرو گھنٹال اور اسکے پیدا کرنے والے انگریز کو یہاں سے چلتا کیا ہے، تو کیا چیز ہے۔ کیا پدی اور کیا پدی کا شور یہ؟ اپنے خلیفہ کو ربوہ جا کر بتا دو کہ احرار والے کھتے ہیں کہ ہم نے اس الیکشن میں کھڑے ہونیوالے تمام مرزائیوں کو شکست و ہزیمت سے دوچار کر کے پاکستان کی سیاست سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دیس نکال دے دیتا ہے!

عصمت اللہ تم نے یہ ناپاک جسارت پہلے بھی کی؟ اور آج پھر جب ہم چک جھمرہ ریلوے اسٹیشن پر گاڑی سے اترے تو تمہارے فرستادہ مسلح غنڈوں نے تمہارے بھتیجے کی قیادت میں ہمارے بہادر اور جانناز رضا کاروں کے منہ آنے کی کوشش کی جس کے حشر سے تو آگاہ ہو چکا ہوگا۔ میں تمہیں وارننگ دیتا ہوں کہ اگر آئندہ تم نے یا تمہارے بد معاشوں نے کوئی مرزائی ہنگامہ استعمال کیا تو ختم نبوت کے پروانے ایسا سبق دیں گے کہ امت مرزائیہ ہمیشہ یاد رکھے گی! رہا تیرے پاس مسلم لیگ کا گٹ؟ جکا واسطہ دیکر تو نے پولیس کو جل دینے کی کوشش کی، تو مسلم لیگ کا میں بھی ممبر ہوں (جیب سے مسلم لیگ کی پرچی نکال کر دکھاتے ہوئے) ایس پی صاحب! آپ بھی سن لیں، پولیس قانون کی محافظ ہے مرزائیت کی نہیں۔ ہمارے پہلے جلسہ کا اعلان چار روز پہلے اخبارات کے ذریعہ ہو چکا تھا اور مقامی ایس ایچ او جملہ شروع ہونے کے بعد کھتا ہے مولوی صاحب جلسہ منسکری کر دیں کیونکہ میرے پاس تھانے میں نفری نہیں ہے۔ اور مرزائی فساد پر آمادہ ہیں

یہ کیا ڈرامہ تھا؟ وہ جو تمہارے بڑے لاث ہیں نالابور میں، وہاں مجھے بھی کرسی ملتی ہے، میری بات بھی سنی اور مافی جاتی ہے، ایک ٹیلیفون پر وردیاں اتروائی جاسکتی ہیں۔ لیکن کیا کروں حکومت مسلم لیگ کی ہے اور مسلم لیگ میری اپنی ہے، پولیس بھی اپنی ہے۔

بل زلف کے چاہوں تو پل بھر میں نکالوں

پر بیچ میں منہ تیرا ہے کہ میں کچھ نہیں سمجھتا

پیشتر ازیں مولانا محمد علی جالندھری نے اپنے خطاب میں خطبہ مسنون کے بعد قرآن پاک کی آیہ کریمہ "قل جاء الحق وزحق الباطل ان الباطل كان زهوقا" کی تلاوت کر کے اسکا ترجمہ و تفسیر کچھ اردو اور کچھ پنجابی میں بیان کیا۔ اور کہا! عصمت اللہ تو نے مجھے چیلنج دیا تھا اور میں تیرے شہر آگیا ہوں اور دن کی روشنی میں آیا ہوں، ہزاروں کے اجتماع میں تیرے خلاف تقریر کر رہا ہوں، تمہ میں غیرت اور ہمت ہے تو اپنے غنڈوں کو لیکر میدان میں نکل؟ میں تو پردیسی مولوی ہوں اور مجھے دعوت دے رہا ہوں تو اپنے مسلح غنڈوں کو ساتھ لے آیا۔ میں، محمد ﷺ کے سنتے جانتاروں کے ساتھ تیرے شہر میں آیا ہوں اور میں نے آتے رہنا ہے، جب تک مجھے شکست نہیں ہو جاتی۔ اگر مجھے ممبر بننا ہے تو باطل عقیدہ سے توبہ کرو اور مرزا غلام کادیانی پر لعنت بھیج کر محمد ﷺ کی غلامی اختیار کرو، ممبر بنوانے کا میں ذمہ لیتا ہوں!

آخر میں پھر مجھے اور تیرے ساتھی غنڈوں کو متنبہ کرتا ہوں کہ غنڈہ گردی سے باز رہیں۔

شکست تو تمہارا مقدر بن چکی ہے۔ تم ممبری کے خواب دیکھ رہے ہو، تمہیں علاقہ میں گلی نہ بنا دیا تو کھنا۔ اسکے بعد مولانا نے لوگوں سے ہاتھ اٹھا کر وعدہ لیا کہ ختم نبوت کے باغی عصمت اللہ کو ووٹ نہیں دیں گے! ظہر کی اذان کے ساتھ ہی جلسہ اختتام پذیر ہوا اسی رات مولانا محمد علی جالندھری نے تمام امیدواران کی میٹنگ چک جمرہ میں بلوائی تھی تاکہ کسی ایک کنڈیڈیٹ کے حق میں فیصلہ ہو سکے اور ووٹ تقسیم نہ ہوں۔ میٹنگ میں نہ صرف چاروں امیدوار بلکہ علاقہ کے کافی بااثر لوگ بھی شامل ہوئے، دوپہر کے جلسہ کا اثر ابھی تازہ تھا۔ سب نے دیکھ لیا تھا کہ عصمت اللہ کا رعب و دبدبہ سب ہوا ہو چکا تھا اور اسکا اثر و رسوخ بھی کسی کام نہ آیا تھا۔ علاقہ کے چودھریوں اور چاروں امیدواروں نے متفقہ طور پر کبھ دیا کہ مولانا آپ جس بھی امیدوار کے حق میں فیصلہ دیں ہمیں منظور ہے۔ باقی تینوں امیدوار اسکے حق میں دست بردار ہوتے ہیں۔ چنانچہ مولانا محمد علی جالندھری نے علاقہ کی بعض بااثر شخصیات کے ساتھ مشورہ کر کے چودھری ممتاز احمد ایڈووکیٹ کے حق میں فیصلہ دیدیا۔ باقی تینوں حضرات نے اپنی دست برداری کا اعلان بذریعہ اخبارات کر دیا۔ چنانچہ استغاثہ کی مہم ریز شور سے شروع کر دی گئی۔ گاؤں گاؤں چلے ہوتے رہے، ملاقاتوں کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ مرزائی اپنی خباثت کا مظاہرہ کرتے رہے، دوچار جگہ مار کاتی ہوئی، بعض جگہ گولی بھی چلی۔ مرزائیوں کی کوشش تھی کہ کسی طرح مولانا محمد علی جالندھری کو نشانہ بنایا جائے لیکن جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔

اس مہم میں لائل پور کے سب احرار کارکن شریک تھے۔ خصوصاً میاں محمد عالم بٹالوی مرحوم، شیخ خیر محمد مرحوم شیخ محمد شریف برادر اصغر شیخ عبد الجبار امیر تسری نے انتہک محنت کی اور دن رات ایک کر دیا۔

شاہ جی نے بھی بعض دیہاتوں میں تقریریں کیں۔ پیر قطبی شاہ، شاہ جی سے ملکر بہت متاثر ہوئے۔ ہر جگہ میں شاہ جی کا تعارف اپنے مریدوں سے اپنی زبان میں کراتے ہوئے نکلتے۔

"میں قربان تھیواں سید بادشاہ توں، ایہہ شریف گھن آئے ہن، ساڑے جاگ پئے ہین، سید بادشاہ جنت دے سردار ہین جو انہاں دی گال منیوی اوہ جنتی تھیوی تے اٹکار کرن والا دوزخ سرطی۔ ہاں میں تہاڈ پیر ہاں تے ساں اپنے پیر دی گال منوتے عصمت اللہ مرزائی نوں بچا چھوڑو۔ بس مرزائی نوں ہر حال وچ شکست ڈیونی ہے۔"

یعنی شاہ جی شریف لے آئے ہیں۔ میں ان پر قربان ہو جاؤں، ہماری قسمت جاگ اٹھی ہے۔ یہ سید بادشاہ جنت کے سردار ہیں، ان کی بات ماننے والا جنت میں جائیگا اور نہ ماننے والا دوزخ میں۔ ہر حال میں مرزائی عصمت اللہ کو شکست دینی ہے۔ میں تمہارا پیر ہوں میری بات کو مانو اور مرزائی کو شکست دے دو۔

اس انتخابی مہم میں بعض لطیفے بھی ہوئے۔ ایک گاؤں میں جلسہ تھا۔ شاہ جی کی تقریر تھی، پیر قطبی شاہ بھی ساتھ تھے، گرمی کا موسم نہ تھا، شاہ جی چونکہ بہت ٹھنڈا پانی پیتے تھے تمہراس ہر وقت برف سے بھری رستی۔ پیر قطبی شاہ نے اکثر دیکھا تھا کہ شاہ جی جب تمہراس سے پانی پیتے تو انکی آواز میں اور نکھار آ جاتا ہے۔ پیر صاحب نے اسے کراست پر ممول کرتے ہوئے ایک روز تقریر سے پہلے خوب جی بھر کر تمہراس سے پانی پیا پھر جب تقریر کرنے لگے تو گلا جواب دے چکا تھا، بولیں کیسے؟ برسی مشکل سے شاہ جی سے مخاطب ہوئے۔

"پیر امیرا تے ٹھکوبند تھی گیا اے۔" شاہ جی ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہو گئے۔ ایسے ہی ایک گاؤں "قادو کے وہہ" میں جلسہ تھا۔ شاہ جی اپنا دورہ مکمل کر کے جا چکے تھے اور مولانا محمد علی بھی لائل پور گئے ہوئے تھے۔ جلسہ کا وقت صبح دس بجے تھا۔ تمام قریبی دیہاتوں میں منادی ایک روز پہلے کرا دی گئی تھی۔ لوگ کافی تعداد میں جمع ہو چکے تھے۔ ساڑھے دس بج گئے۔ مولانا محمد علی بھی کسی وجہ سے ابھی تک نہ پہنچ سکے تھے۔ گاؤں چونکہ پیر قطبی شاہ کے مریدوں کا تھا وہ ایک دن پہلے سے ایک مرید کے گھر براجمان تھے۔ اور مریدوں کے بھرٹ میں مولانا محمد علی جالندھری کا انتظار کر رہے تھے۔ اتنے میں ایک بمبٹریٹ بمع چند پولیس والوں کے آن وارد ہوئے۔ نمبردار کو بلایا اور دفعہ ۱۴۳ کا نفاذ کر دیا نمبردار نے گاؤں میں دو ندھی پٹوادی۔ لہذا جلسہ گڑ بڑ ہو گیا۔

میاں محمد عالم بٹالوی نے پیر قطبی شاہ سے کہا کہ آئیے بمبٹریٹ سے بات کرتے ہیں۔ ایکشن کے دنوں میں جلسہ بند نہیں کیا جاسکتا جبکہ یہاں کوئی دنگ فساد بھی نہیں ہوا۔ پیر صاحب مردانے کمرہ میں بیٹھے ہوئے تھے، اٹھ کر گھر کے اندر کمرہ میں چلے گئے اور جاتے ہوئے کہنے لگے۔ میاں صاحب اب کیا ہو سکتا ہے؟ خود

مبشریٹ آگئے ہیں تو صاحب بہادر سے بات کیسے کریں؟ پولیس بھی آگئی ہے۔ "نا بابا ایہہ سرکاری گال ہے، قانون دامعالمہ ہے کوئی مسئلہ مسائل دی گال نہیں، میں نا اتھاں بیٹھا ہاں، صاحب نوں آکھو جے پیر صاحب ونجی گئے ہیں" اتنے میں مولانا محمد علی جالندھری تشریف لے آئے۔ انہیں صورت حال سے آگاہ کیا گیا اور بتایا کہ پیر صاحب اندرونی کمرے میں چلے گئے ہیں۔ مولانا مسکرائے اور میاں محمد عالم بٹالوی اور چند دیگر کارکنان کے ہمراہ نمبردار کی حویلی میں پہنچ گئے اور مبشریٹ سے ملکر دریافت کیا کہ دفعہ ۱۴۴ کے تحت آپ نے کیا پابندی عائد کی ہے۔ میں نے سنا ہے کہ آپ نے جلسہ بند کر دیا ہے مبشریٹ نے کہا میں نے صرف جلسہ گاہ میں آتشیں اسلحہ لیکر آنے پر پابندی عائد کی ہے اور دیگر کسی قسم کے اسلحہ کے نمائش پر بھی پابندی ہے۔

مولانا نے کہا کہ آپ کے حکم پر نمبردار نے جو منادی کرائی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ علاقہ مبشریٹ کے حکم پر دفعہ ۱۴۴ کے تحت جلسہ نہیں ہوگا۔ مبشریٹ نے اس سے صاف انکار کیا اور لکھ کر چوک میں اشتہار لگوا دیا کہ جلسہ پر کوئی پابندی نہیں ہے، صرف آتشیں اور دیگر کسی قسم کا اسلحہ لیکر آنے اور اسکی نمائش پر پابندی ہے۔

مولانا محمد علی جالندھری نے واپس آکر پیر صاحب کو بتایا کہ حضرت جلسہ پر کوئی پابندی نہیں ہے آئیے جلسہ گاہ میں چلتے ہیں تو پیر قطبی شاہ نے کہا میں تو لوگوں کو پہلے ہی کہہ رہا تھا کہ میرے ہوتے ہوئے جلسہ کون بند کر سکتا ہے؟ ایسی دفعات ہمارا کیا بگاڑ سکتی ہیں ہم کوئی ڈرنے والے ہیں ایسے کئی مبشریٹ دیکھے بجالے ہیں اور پھر یہ جلسہ بھی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اسی طرح علاقہ انتخاب میں جلسے بھی ہوتے رہے، جلوس بھی نکلتے رہے، دوچار جگہ مرزائیوں سے ٹکراؤ بھی ہوا لیکن ہر جگہ اللہ کے فضل و کرم سے مرزائی دُمدبا کر بھاگتے نظر آئے اور گاؤں گاؤں یہ نعرے گونجتے رہے اسلام زندہ باد، پاکستان پابندہ باد، حضرت امیر شریعت زندہ باد، مرزائیت مردہ باد، عصمت اللہ مرزائی مردہ باد، عصمت اللہ مرزائی کو ووٹ دینا حرام ہے۔ ان نعروں کی گونج میں عصمت اللہ اپنی برادری اور غنڈہ گردی کے باوجود شکست فاش سے دوچار ہوا۔

فالحمد للہ

بازدق * افکار شیعہ
قارئین کے
مطلوع کے
لئے نئی کتابیں

مولانا سعید الرحمن علوی مرحوم (قیمت =/150 روپے)

واقعہ کربلا اور مراسم عزاء *
مولانا سعید الرحمن علوی مرحوم (قیمت =/80 روپے)